کتب شیعت سے آپ محمد ﷺ کا کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہ کرنا

عرباض بن ساریہ نے کہا کہ آپ محمد ﷺ نے ہمیں آخری وعظ یوں سنایا کہ جس سے دل ڈر گئے اور آنکھیں پرنم ہوگئیں ہم نے عرض کی محمد ﷺ آپ نے کسی الوداع ہونے والے کی طرح وعظ فرمایا ہے لہذا اس وعظ کے زریعے آپ ہم سے کس چیز کا عہد لینا چاہتے ہیں فرمایا میں تمہیں ایسی روشن دلیل پر چھوڑے جارہا ہوں جس کی رات اس کے دن کی مثل ہے اس سے وہی شخص انحراف کرے گا جو ہلاک ہونے والا ہے جو تم میں زندہ رہا اس پر لازم ہے کے میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو میرے بعد مضبوطی کے ساتھ تھام لے اور حق کی پیروی کرے اگرچہ صاحب حق حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بے شک مومن مثل شتر مانوس کے ہے کہ جہاں باندھا جائے وہاں سے اٹھایا جاتا ہے

ارشاد القلوب جلد الف صفحہ 87

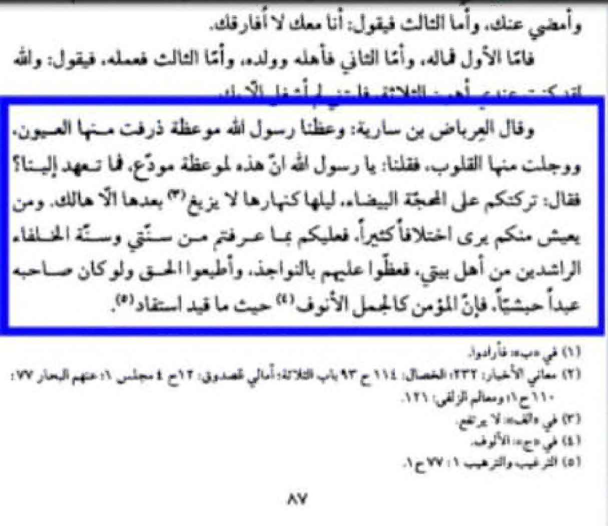

وأمضي عنك، وأما الثالث فيقول: أنا معك لا أفارقك.

فأمّا الأول فماله، وأمّا الثاني فأهله وولده، وأمّا الثالث فعمله. فيقول: والله لقد كنت عندي أهون الثلاثة [illegible]

وقال العرباض بن سارية: وعظنا رسول الله موعظة ذرفت منها العيون، ووجلت منها القلوب، فقلنا: يا رسول الله انّ هذه لموعظة مودّع، فما تعهد إلينا؟ فقال: تركتكم على الحجّة البيضاء، ليلها كنهارها لا يزيغ(٣) بعدها الّا هالك، ومن يعش منكم يرى اختلافاً كثيراً، فعليكم بما عرفتم من سنّتي وسنّة الخلفاء الراشدين من أهل بيتي، فعضّوا عليهم بالنواجذ، وأطيعوا الحق ولو كان صاحبه عبداً حبشياً، فإنّ المؤمن كالجمل الألوف(٤) حيث ما قيد استقاد(٥).

---

(١) في «ب»: فأرادوا.

(٢) معاني الأخبار: ٢٣٢؛ الخصال: ١١٤ ح ٩٣ باب الثلاثة؛ أمالي الصدوق: ١٢ح ٤ مجلس ١؛ عنهم البحار ٧٧: ١١٠ ح١؛ ومعالم الزلفى: ١٢١.

(٣) في «الف»: لا يرتفع.

(٤) في «ج»: الأنوف.

(٥) الترغيب والترهيب ١: ٧٧ ح١.

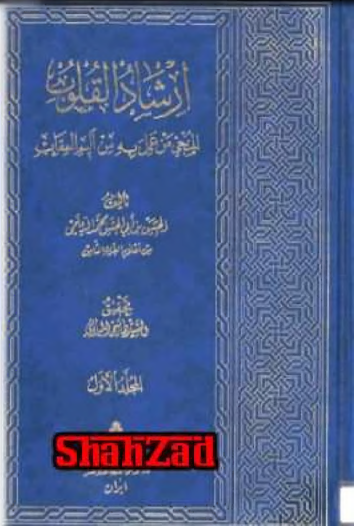

کتب شیعت سے آپ محمد ﷺ کا کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہ کرنا

قلم دوات لانے کے متعلق جب صحابی میں اختلاف ہوگیا تو آپ محمد ﷺ نے سب کو اٹھ جانے کا حکم دیا جب سب اٹھ کر چلے گئے وہاں باقی ماندہ اشخاص میں حضرت عباس، فضل بن عباس، علی بن ابی طالب اور صرف اہل بیت تھے تو حضرت عباس نے عرض کی یارسول ﷺ اگر امر خلافت ہم بنی ہاشم میں ہی مستقل طور پر رہے تو پھر اس کی بشارت دیجئے اور اگر آپ کے علم میں ہے کہ ہم مغلوب ہو جائیں گے تو ہمارے حق میں فیصلہ فرما دیجئے اس پر محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد تمہیں بے بس کر دیا جائے گا بس اس قدر الفاظ فرما کر سکوت فرما لیا اور حالت یہ تھی کہ جناب عباس، علی ابن طالب اور دیگر معجود اہل بیت رو رہے تھے اور روتے روتے آپ سے نا امید ہو کر اٹھ گئے

اعلام الوری ابی الحسن طبرسی صفحہ 142، الارشاد جلد الف شیخ مفید صفحہ 184 تا 185

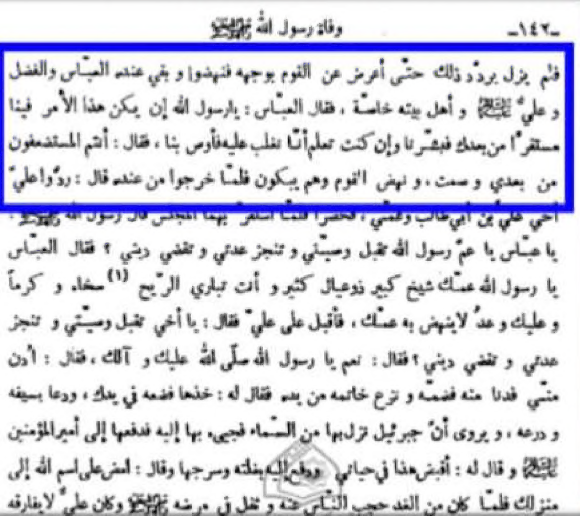

-١٤٢- وفاة رسول الله ﷺ

فلم يزل يردّد ذلك حتّى أعرض عن القوم بوجهه فنهضوا و بقي عنده العبّاس والفضل و عليّ عليه السلام و أهل بيته خاصّة ، فقال العبّاس : يارسول الله إن يكن هذا الأمر فينا مستقرّاً من بعدك فبشّرنا وإن كنت تعلم أنّا نغلب عليه فأوص بنا ، فقال : أنتم المستضعفون من بعدي و صمت ، و نهض القوم وهم يبكون فلمّا خرجوا من عنده قال : ردّوا عليّ أخي عليّ بن أبي طالب وعمّي ، فحضرا فلمّا استقرّ بهما المجلس قال رسول الله ﷺ : يا عبّاس يا عمّ رسول الله تقبل وصيّتي و تنجز عدتي و تقضي ديني ؟ فقال العبّاس يا رسول الله عمّك شيخ كبير ذوعيال كثير و أنت تباري الرّيح (١) سخاء و كرماً و عليك وعدٌ لاينهض به عمّك ، فأقبل على عليّ فقال : يا أخي تقبل وصيّتي و تنجز عدتي و تقضي ديني ؟ فقال : نعم يا رسول الله صلّى الله عليك و آلك ، فقال : أدن منّي فدنا منه فضمّه و نزع خاتمه من يده فقال له : خذها فضعه في يدك ، ودعا بسيفه و درعه ، و يروى أنّ جبرئيل نزل بها من السّماء فجيء بها إليه فدفعها إلى أميرالمؤمنين عليه السلام و قال له : أقبض هذا في حياتي ودفع إليه بغلته وسرجها وقال : امض على اسم الله إلى منزلك فلمّا كان من الغد حجب النّاس عنه و ثقل في مرضه ﷺ وكان عليّ لايفارقه

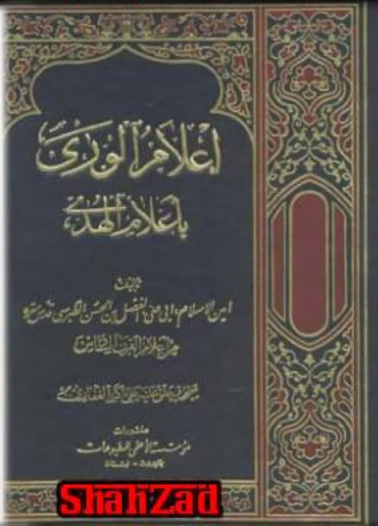

Shahzad

کتب شیعت سے آپ محمد ﷺ کا کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہ کرنا

سید ابن طاوس ابن شہر آشوب اور دیگر حضرات نے روایت کیا کہ عامر بن طفیل اور ازید بن قیس جب آپ محمد ﷺ کو قتل کرنے کی نیت سے آئے اور مسجد میں داخل ہوئے تو عامر بن طفیل آپ کے نزدیک گیا اور کہا یا محمد ﷺ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو میرے لیے کیا انعام ہو گا اور مجھے اس سے کیا فائدہ ملے گا آپ محمد ﷺ نے فرمایا تمہیں بھی وہی ملے گا جو تمام مسلمانوں کو ملتا ہے اس نے کہا میری خواہش یہ ہے کہ آپ اپنے بعد مجھے خلیفہ بنا دیں اس پر آپ نے فرمایا یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے مجھے اور تجھے اس میں کوئی دخل نہیں

ملا باقر مجلسی حیات القلوب جلد تین صفحہ 619 تا 620

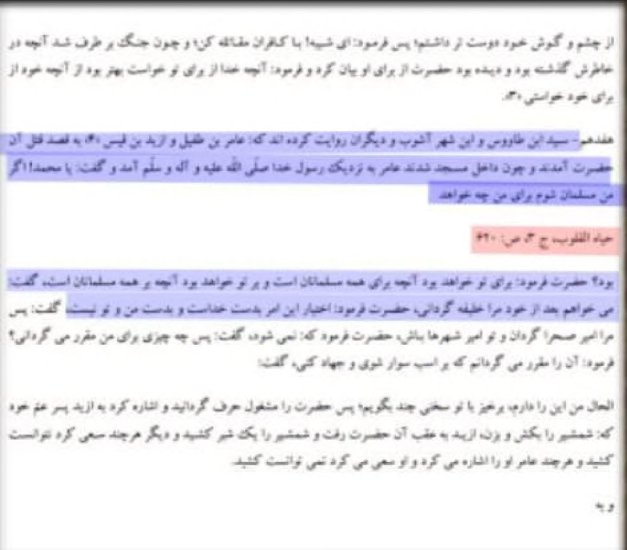

از چشم و گوش خود دوست تر داشتم؛ پس فرمود: ای شیبه! با کافران مقاتله کن؛ و چون جنگ بر طرف شد آنچه در خاطرش گذشته بود و دیده بود حضرت از برای او بیان کرد و فرمود: آنچه خدا از برای تو خواست بهتر بود از آنچه خود از برای خود خواستی «۳».

هفدهم- سید ابن طاووس و ابن شهر آشوب و دیگران روایت کرده اند که: عامر بن طفیل و اربد بن قیس «۴» به قصد قتل آن حضرت آمدند و چون داخل مسجد شدند عامر به نزدیک رسول خدا صلّی اللّه علیه و آله و سلّم آمد و گفت: یا محمد! اگر من مسلمان شوم برای من چه خواهد

حیاة القلوب، ج ۳، ص: ۶۲۰

بود؟ حضرت فرمود: برای تو خواهد بود آنچه برای همه مسلمانان است و بر تو خواهد بود آنچه بر همه مسلمانان است، گفت: می خواهم بعد از خود مرا خلیفه گردانی، حضرت فرمود: اختیار این امر بدست خداست و بدست من و تو نیست. گفت: پس مرا امیر صحرا گردان و تو امیر شهرها باش، حضرت فرمود که: نمی شود، گفت: پس چه چیزی برای من مقرر می گردانی؟ فرمود: آن را مقرر می گردانم که بر اسب سوار شوی و جهاد کنی، گفت:

الحال من این را دارم، برخیز با تو سخنی چند بگویم؛ پس حضرت را مشغول حرف گردانید و اشاره کرد به اربد پسر عم خود که: شمشیر را بکش و بزن، اربد به عقب آن حضرت رفت و شمشیر را یک شبر کشید و دیگر هرچند سعی کرد نتوانست کشید و هرچند عامر او را اشاره می کرد و او سعی می کرد نمی توانست کشید.

و به

علامه محمد باقر مجلسی (ره)
حیات القلوب
تاریخ انبیا
پیامبر اسلام و ائمه معصومین (ع)

ShahZad

کتب شیعت سے آپ محمد ﷺ کا کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہ کرنا

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ جب محمد ﷺ انتقال فرما گئے تو آپ کے بعد ولایت کس کا حق تھا کہنے لگے ہم اہل بیت کا حق تھا میں نے پوچھا تو یہ حق تمہارے غیروں میں کیوں چلا گیا کہنے لگے تو سوال کر ہی بیٹھا ہے تو پھر اس کا جواب بھی سن لے اللہ نے جب جان لیا کہ زمین میں فساد ہوگا اور حرام شرمگاہوں میں وطی کی جائے گی اور اللہ کے نازل کردہ احکام کے خلاف فیصلے ہونے لگیں گے تو اللہ نے اسے یعنی (امر ولایت) کو ہمارے غیروں میں رکھنا چاہا

ہاشم بحرانی حلیۃ الابرار جلد دوم صفحہ 345

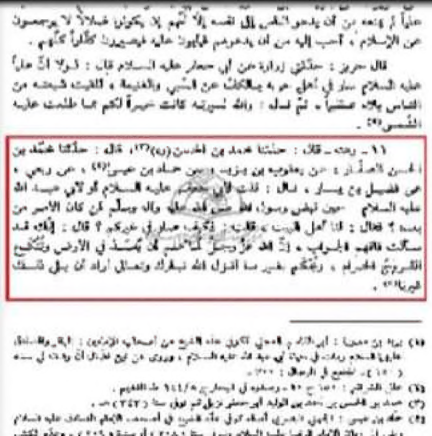

علياً أن يمنعه من أن يدعو الناس إلى نفسه إلا أنهم ألا يكونوا ضلالاً لا يرجعون عن الإسلام، أحب إليه من أن يدعوهم فيأبوا عليه فيصيرون كفاراً كلهم.

قال حريز: حدثني زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: لولا أن علياً عليه السلام سار في أهل حربه بالكف عن السبي والغنيمة، للقيت شيعته من الناس بلاء عظيماً. ثم قال: والله لسيرته كانت خيراً لكم مما طلعت عليه الشمس[2].

١١ - وعنه، قال: حدثنا محمد بن الحسن (ره)[3]، قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار، عن يعقوب بن يزيد، عن حماد بن عيسى[4]، عن ربعي، عن فضيل بن يسار، قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام أو لأبي عبد الله عليه السلام: حين قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لمن كان الأمر من بعده؟ فقال: لنا أهل البيت. فقلت: فكيف صار في غيركم؟ قال: إنك قد سألت فافهم الجواب، إن الله عز وجل لما علم أن يفسد في الأرض وتنكح الفروج الحرام، ويحكم بغير ما أنزل الله تبارك وتعالى أراد أن يلي ذلك غيرنا[5].

حلية الأبرار

في أحوال محمد وآله الأطهار عليهم السلام

تأليف

السيد العلامة السيد هاشم البحراني

تحقيق

الجزء الثاني

ShahZad

کتب شیعت سے آپ محمد ﷺ کا کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہ کرنا

بن صوحان سے روایت ہے جب ابن ملجم نے وار کیا حضرت علیؓ پر آپ کی شہادت سے قبل ہم نے آپ سے پوچھا ہمارے لیے اپنی طرف سے خلیفہ مقرر فرما دیجیۓ آپ نے فرمایا نہیں میں کوئی وصیت نہیں کروگا کیونکہ آپ محمد ﷺ کی طبیعت ناساز ہوئی تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا تھا یا رسول ﷺ ہم میں آپ اپنے بعد کوئی خلیفہ منظور فرما دیں آپ نے فرمایا نہیں میں اگر کسی کو مقرر کر دوں تو مجھے خدشہ ہے کہ تم بنی اسرائیل کی طرح متفرق ہو جاؤ گے اگر اللہ نے تمہارے دلوں کو خیر پایا تو وہ خد ہی تمہارے لیے بہتر شخص مقرر کر لے گا

حسن طوسی تلخیص شافی جلد دوم صفحہ 236

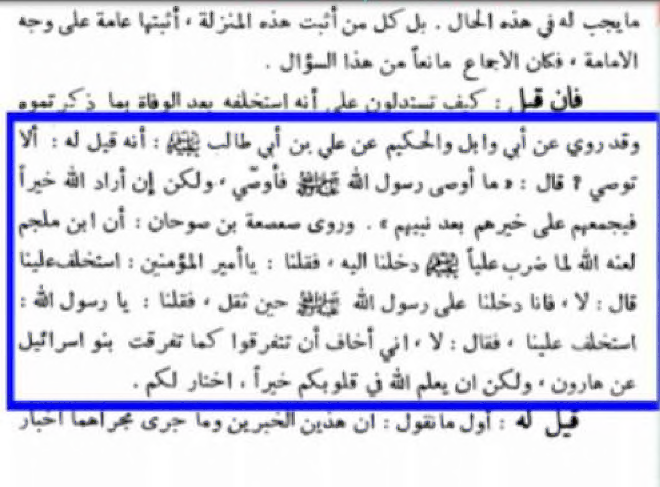

مايجب له في هذه الحال . بل كل من أثبت هذه المنزلة ، أثبتها عامة على وجه الامامة ، فكان الاجماع مانعاً من هذا السؤال .

فان قيل : كيف تستدلون على أنه استخلفه بعد الوفاة بما ذكرتموه

وقد روي عن أبي وابل والحكيم عن علي بن أبي طالب عليه السلام : أنه قيل له : ألا توصي ؟ قال : « ما أوصى رسول الله ﷺ فأوصي ، ولكن إن أراد الله خيراً فيجمعهم على خيرهم بعد نبيهم » . وروى صعصعة بن صوحان : أن ابن ملجم لعنه الله لما ضرب علياً عليه السلام دخلنا اليه ، فقلنا : ياأمير المؤمنين : استخلف علينا قال : لا ، فانا دخلنا على رسول الله ﷺ حين ثقل ، فقلنا : يا رسول الله : استخلف علينا ، فقال : لا ، اني أخاف أن تتفرقوا كما تفرقت بنو اسرائيل عن هارون ، ولكن ان يعلم الله في قلوبكم خيراً ، اختار لكم .

قيل له : أول ما نقول : ان هذين الخبرين وما جرى مجراهما أخبار

١

تلخيص الشافي

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر الطوسي

(٣٨٥ - ٤٦٠ هـ)
(٩٩٥ - ١٠٦٧ م)

الجزء الأول

Shahzad